005 Mas'alah HAYAT-un-NABI ﷺ (Part-2)

>>>>>>>> [PART-2] <<<<<<<<

Topic:˘
005-Mas'alah HAYAT un NABI ﷺ say Motalliq FIRQAWARANA Nazriyaat ka Tahqeeqi Jaiza

Youtube Link:
https://youtu.be/rKuiR0x63tk

اِس لیکچر میں دئے گئے حوالہ جات + اِلزامی جوابات
References + Anti Venums:

-﹏﹏﹏﹏﹏﹏﹏﹏﹏﹏﹏﹏﹏﹏

اب بہت ہی حساس اور اہم گفتگو شروع ہونے لگی ہے۔ اُن لوگوں کے لیے بعض باتیں بہت سخت ہوں گی جن کا 1955ء کے بعد عقیدہ خراب ہو چکا ہے اور آپ کو پتا لگ جائے گا کہ **مماتی فِتنہ** کی بدعت کب سے شروع ہوئی۔
ان باتوں کو بہت متوجّہ یعنی attentive ہو کر پڑھنا ہو گا، ورنہ بات سمجھ نہیں آئے گی۔

●○•●○•●○• **ILMI POINT-3** •○●•○●•○●-

" انبیاء علیھم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کی زندگی :
•°• اُخروی ہے یعنی آخرت کی زندگی ہے
•°• بَرزخی ہے یعنی Unseen Barrier ہے جو نظر نہیں آ سکتا۔
•°• جسمانی + روحانی ہے لیکن اِس کی کیفیت برزخی ہے اور
•°• یہ زندگی کسی بھی صُورت میں دنیا کی زندگی کی مشابہت نہیں رکھتی۔ **"**

کیونکہ دنیا کی زندگی کے پروٹوکول مختلف ہیں جس میں زندہ رہنے کے لیے سب سے ضروری 'سانس' لینا ہے، پھر کھانا | پینا | بیویاں | بیت الخلا بھی جانا پڑتا ہے، یہ تمام چیزیں دنیا کی ضرورتیں ہیں لیکن آخرت کی زندگی میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے، جیسا کہ

Sahih Bukhari H # -**3327-**
Sahih Muslim H # 7149 to 7152, 7154
Ibn e Maja H # 4333
Silsila tus Sahiha H # 1451, 1454
Musnad Ahmad H # 13303, -**13322-** , 13323
Mishkaat H # 5619, 5620

رسول اللہ ﷺ نے (جنتی لوگوں کے بارے میں) فرمایا :
"...... نہ تو اُن لوگوں کو پیشاب کی ضرورت ہو گی، نہ پاخانہ کی، نہ وہ تھوکیں گے، نہ ناک سے آلائش نکالیں گے۔ البتہ اُن کا کھانا ایک ڈکار سے ہضم ہو جائے گا......" Sahih Hadees

دنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی میں بہت فرق ہے، اِسی لئے ہم قرآن و سنت کے مطابق قبر مبارک کی زندگی کا صرف دھنُدلا سا تصوّر پیش کر سکتے ہیں، اِس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتے!!

اگر کوئی شخص آپ ﷺ کی قبر مبارک کو کھودنا چاہے اور دیکھنا چاہے کہ قبر میں آپ ﷺ کی زندگی کیسی ہے؟؟ تو وہ اُس کیفیت کا جائزہ نہیں لے سکتا بلکہ اگر قبر مبارک کھودی جائے تو آپ ﷺ بالکل اُسی طرح لیٹی ہوئی حالت میں نظر آئیں گے جس طرح آپ ﷺ کو دفنایا گیا تھا---

مثال کے طور پر ہم اپنے دائیں بائیں فرشتوں کو بھی observe یعنی جائزہ نہیں لے سکتے! لیکن اِس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ چیزیں موجود نہیں ہیں بلکہ یہ غیب کی چیزیں ہیں جو ہماری نظروں سے

اَوجھل ہیں لیکن اصل میں موجود ہیں ...
بلکہ دنیا میں بھی بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو نظر نہیں آتی لیکن موجود ہیں جیسا کہ الیکٹرومیگنیٹک ویوز electromagnetic waves ہیں جو ہم محسوس نہیں کر سکتے لیکن سائنسی تجربات سے یہ چیزیں ظاہر ہوئی ہیں اور اِسی کے اوپر پوری دنیا میں موبائل ٹیکنالوجی چل رہی ہے۔

اِس چیز کو اِس مثال سے بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ ایک شخص سویا ہوا خواب دیکھتا ہے اور پاس کھڑا شخص اُس کو لیٹی ہوئی حالت میں ہی دیکھے گا لیکن! سویا ہوا شخص خوابوں میں مختلف کیفیات میں گزر رہا ہو گا...... بالکل اِسی طریقے سے انبیاء کرام علیھم السلام اپنی قبروں میں لیٹے ہوئے نظر آئیں گے لیکن وہ جن کیفیات سے گزر رہے ہوں گے وہ ہم نہیں دیکھ سکتے وہ unseen barrier یعنی برزخ ہے، جسے دیکھا نہیں جا سکتا۔

آیت 3] 23 : سورۃ المؤمنون 100

وَمِنۡ وَّرَآٮِٕهِمۡ بَرۡزَخٌ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾

... اب اِن سب (مرنے والوں) کے پیچھے ایک برزخ (پردہ) حائل ہے، اِن کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک۔ (قیامت تک)

یہی وجہ ہے کہ امام حَجر عَسقلانی ؒ نے صحیح بخاری کی شرح میں لکھا ہے کہ
" بے شک آپ ﷺ موت کے بعد اگرچہ زندہ ہیں لیکن یہ زندگی اُخروی ہے اِس کو دنیا کی زندگی کے ساتھ کوئی مشابہ نہیں ہے یعنی دنیا کی زندگی سے مختلف ہے "

فتح الباری ، حدیث # 4042
فیض الباری، حدیث # -3736-

فیض الباری پارہ ١٦ — 99 — کتاب المغازی

٣٧٣٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا ابْنُ

٣٧٣٦۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے نماز پڑھی احد کے شہیدوں پر بعد آٹھ برس کے مانند

فائدہ: اور وداع کرنا زندوں کا تو ظاہر ہے اس واسطے کہ اس کا سیاق مشعر ہے کہ یہ واقع حضرت ﷺ کی اخیر زندگی میں تھا اور لیکن وداع کرنا مردوں کا سو احتمال ہے کہ ہو مراد صحابی کی ساتھ اس کے بند ہونا زیارت کرنا حضرت ﷺ کی مردوں کے ساتھ بدن مبارک اپنے کے اس واسطے کہ حضرت ﷺ اپنے مرنے کے بعد اگرچہ زندہ ہیں لیکن وہ زندگی اخروی ہے نہیں مشابہ ہے زندگی دنیاوی کو اور احتمال ہے کہ مراد ساتھ وداع کرنے مردوں کے وہ چیز ہو جو اشارہ کیا ہے طرف اس کی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں بخشش مانگنے کے واسطے اہل بقیع کے اور اس حدیث کی شرح جنائز میں گزر چکی ہے۔ (فتح)

■ کیا قبر کی زندگی اُخروی ہے؟؟ جنتی ہے؟؟ برزخی ہے...؟؟

اِس سوال کے جواب کے لئے تقریباً چار احادیث پیش کی جائیں گی تاکہ یہ بات بالکل واضح ہو جائے۔

●✓ حدیث 1]

اُخروی زندگی کے حوالے سے سیدہ عائشہ ؓ کی حدیث پہلے بھی بیان ہو چکی ہے۔

Sahih Bukhari H # -4451-
Mishkaat H # 5959

سیدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ ...... اِس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ ﷺ کے تھوک کو اُس دن جمع کر دیا جو آپ ﷺ کی **دنیا کی زندگی کا ' آخری ' دن** تھا اور **آخرت کی زندگی کا ' پہلا ' دن** تھا۔ Sahih Hadees

سیّدہ عائشہ ؓ نے یہ عقیدہ بالکل clear یعنی واضح کر دیا کہ آپ ﷺ

کی اب سے آخرت کی برزخی زندگی شروع ہو چکی ہے.. لٰہذا وہ آخرت کی زندگی ہے، دنیاوی زندگی نہیں ہے!!

●✓ حدیث 2]

دوسری حدیث بھی بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے

Sahih Bukhari H # 3669, 4449, -6348-, 6509
Sahih Muslim H # 5707, 6293, -6295-, 6297
Jam e Tirmazi H # 3496
Ibn e Maja H # 1619
Silsila Sahiha H # 2906, 3136, 3289
Musnad Ahmad H # 11022, 11025
Mishkaat H # 5959, 5964

سیّدہ عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار نہیں تھے تو فرمایا کرتے تھے کہ "جب بھی کسی نبی کی روح قبض کی جاتی تو پہلے جنت میں اُس کا ٹھکانہ دِکھا دیا جاتا ہے، اِس کے بعد اُسے اختیار دیا جاتا ہے (کہ چاہیں دنیا میں رہیں یا جنت میں چلیں) " چنانچہ جب نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور سر مبارک میری ران پر تھا۔ اُس وقت آپ ﷺ پر تھوڑی دیر کے لیے غَشی طاری ہوئی۔ پھر جب آپ ﷺ کو کچھ ہوش آیا تو چھت کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگے، پھر فرمایا :

«اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الأَعْلَى» "اے اللّٰہ! مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔"
مَیں سمجھ گئی کہ نبی کریم ﷺ اب ہمیں اختیار نہیں کر سکتے اور جو بات نبی کریم ﷺ صحت کے زمانے میں بیان فرمایا کرتے تھے، یہ وہی بات ہے۔ (پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی)

4 : سورة النساء 69

وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓـئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ

النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓـئِكَ رَفِيۡقًا ﴿۶۹﴾

اور جو بھی اللہ تعالٰی کی اور رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرے وہ اُن لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ تعالٰی نے انعام کیا ہے، جیسے نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ، یہ بہترین رفیق ہیں۔ Sahih Hadees

یہ آیت آپﷺ نے تلاوت کی اور آپﷺ کی روح مبارک آپﷺ کے جسم مبارک سے پرواز کر گئی۔

2 : سورة البقرة 156

... ہم تو خود اللہ تعالٰی کی ملکیت ہیں اور ہم اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

●√ حدیث 3]

تیسری حدیث آپﷺ کی جنتی زندگی کے بارے میں ہے۔

Sahih Bukhari H # -**4462**-
Mishkaat H # 5961

بیماری کے زمانے میں نبی کریمﷺ کی بے چینی بہت بڑھ گئی تھی۔

فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنھا نے کہا: "ہائے! ابا جان کو کتنی بے چینی ہے۔"
آپ ﷺ نے اِس پر فرمایا کہ "آج کے بعد تمہارے ابا جان کی یہ بے چینی نہیں رہے گی۔"
پھر جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہو گئی تو فاطمہ ؓ کہتی تھیں، "ہائے ابا جان! آپ اپنے رب کے بلاوے پر چلے گئے، ہائے ابا جان! آپ ﷺ جنت الفردوس میں اپنے مقام پر چلے گئے...!" Sahih Hadees

اور یہاں یہ بات بھی یاد کر لیجیے کہ آپ ﷺ نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ پہلے......

Sahih Bukhari H # 6285, 6286
Sahih Muslim H # 6313
Jam e Tirmazi H # 3872, -**3873-**, 3893
Ibn e Maja H # 1621
Silsila tus Sahiha H # 3571
Musnad Ahmad H # -**11014-**, 11369
Mishkaat H # 6138, 6193

رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ ؓ کو بلایا، اور ان سے سرگوشی کی تو وہ رو پڑیں، پھر دوبارہ آپ ﷺ نے ان سے بات کی تو وہ ہنسنے لگیں، انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ بتایا کہ آپ عنقریب وفات پا جائیں گے، تو مَیں رو پڑی، پھر آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ مَیں مریم بنت عمران (حضرت عیسیٰ کی والدہ علیہما السلام) کو چھوڑ کر اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہوں گی اور اہلِ خانہ میں سے مَیں سب سے پہلے آپ ﷺ سے جا کر ملوں گی، تو میں ہنسنے لگی۔ Sahih Hadees

ظاہر ہے کہ یہ دیکھنا برزخی زندگی میں ہو گا کیونکہ سیّدہ فاطمہ ؓ کی قبر جنتُ البقیع قبرستان میں ہے۔

●✓ حدیث 4]
آپ ﷺ کے جنتی مکان کے حوالے سے ہے۔

Sahih Bukhari H # -1386-, -7047-
Musnad Ahmad H # 9669, 60094

نبی کریم ﷺ نے (طویل خواب بیان کرتے ہوئے) فرمایا کہ ......
جبرائیلؑ نے مجھ سے کہا کہ اپنا سر اٹھاؤ، تو مَیں نے دیکھا کہ میرے اوپر سفید بادل کی طرح کوئی محل نظر آیا۔ میرے ساتھیوں نے کہا کہ یہ آپ ﷺ کا مکان ہے۔ اس پر مَیں نے کہا کہ پھر مجھے اپنے مکان میں جانے دو۔ انہوں نے کہا کہ ابھی آپ ﷺ کی عُمر باقی ہے جو آپ ﷺ نے پوری نہیں کی اگر آپ وہ پوری کر لیتے تو آپ ﷺ اپنے مکان میں آ جاتے۔ Sahih Hadees

اس حدیث سے یہ بات پتہ لگی کہ یہ آخری مقام دراصل جنتی مقام ہے لیکن اس سے یہ بات بھی پتہ چلی کہ اگر آپ ﷺ اپنے اُس مقام میں داخل بھی ہو جاتے تو آپ ﷺ کی روح مبارک ہی داخل ہونی تھی‼ جسم مبارک تو یہیں دنیا میں ہونا تھا...! روح اور جسم کا تعلق سمجھنے کے لئے آگے چند احادیث بیان کی گئی ہیں۔

اور یہ بات یاد رکھیے کہ نبیوں کے خواب بھی وحیِ الٰہی ہوتے ہیں۔
اس پے اجماع ہے اور قرآن پاک میں بھی ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کرنے کے لئے بھی خواب ہی دِکھایا گیا تھا۔

37 : سورة الصافات 102

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا
تَرٰى ۭ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝١٠٢

... اس (ابراہیمؑ) نے کہا کہ میرے پیارے بچے! مَیں خواب میں اپنے آپ کو تجھے ذِبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں ...

بھائیو! ابھی تک جتنی احادیث پڑھی ہیں اس سے ثابت ہوا کہ آپﷺ کی زندگی ✓ اخروی ہے ✓ برزخی ہے اور ✓ جنتی ہے لیکن لیکن لیکن ساتھ ہی ساتھ آپﷺ کی قبر مبارک میں زندگی 'جسمانی' بھی ہے اور 'روحانی' بھی ہے لیکن اس کا mode یعنی کیفیت برزخی ہے۔

☆● !!! چیلنج !!! ●☆

اس روئے ارض پر 1956ء یا 1957ء سے پہلے کسی بھی مسلمان کا ایسا عقیدہ نہیں تھا کہ آپﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ نہیں ہیں!!

دیوبند کی ایک شاخ (offshoot) دیوبندی مماتی گروپ کے عنایت اللّٰہ شاہ بخاری اور اس کے سارے ماننے والے followers کا کہنا ہے کہ شہید تو اللّٰہ کی جنتوں میں ہیں تو نبی ان قبروں میں کیا کر رہے ہیں؟؟ (معاذ اللّٰہ! استغفر اللّٰہ!)

پوری دنیا میں ساڑھے تیرہ سو سال تک کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں تھا جو دیوبند کے ان مماتی گروپ نے امت میں داخل انجیکٹ کیا اور الحمدللّٰہ وہ کامیاب بھی نہیں ہو سکے

اِن بیچاروں کو پتا ہی نہیں کہ آپﷺ کی قبر مبارک، خود جنت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے!! اگر اتنی بھی عقل کام کر جاتی اور بخاری و مسلم کو غور سے پڑھ لیتے تو اُن کو یہ بات سمجھ آ جاتی تھی کہ وہ جنت کا ٹکڑا کیوں ہے کیونکہ امام بخاری اور مسلم نے باب بھی یہی باندھا ہے کہ " قبرِ رسول سے منبر تک کی فضیلت"

لیکن ظلم یہ ہے کہ دیوبند کا یہی مماتی گروہ دوغلی پالیسی کرتا ہے اور بریلویوں کے عقائد کو غلط کہتا ہے حالاکہ ان کے اپنے علماء ، (جنہوں نے 1867ء میں پہلا دیوبند مدرسہ بنایا ، جس سے پہلے

دنیا میں کوئی دیوبندی نہیں تھا ، انہی علماء) کو 'رحمۃ اللہ علیہ' بھی کہتے ہیں اور 'حُجۃ الاسلام' بھی کہتے ہیں حالانکہ اِن کو نہیں پتہ کہ اِن کے عقیدوں کی مشترکہ اور بنیادی کتاب **" المُھَنّد عَلَی المُفَنّد"** (جس کتاب پر تقریباً 35 عُلماءِ دیوبند کے دستخط موجود ہیں) میں بھی یہی عقائد ہیں!!

سوال نمبر 5 پر **لکھ دیا کہ** "ہم آپ ﷺ کو دنیاوی طور پر زندہ مانتے ہیں" (العیاذ اللہ تعالیٰ) حالانکہ دنیا کی زندگی کے پروٹوکول بالکل مختلف ہیں۔!!

المھند علی المفند (ادارہ اسلامیات)، سوال 5، صفحہ # -37-
المھند علی المفند (نفیس منزل) ، سوال 5، صفحہ # 33
المھند علی المفند (المیزان ناشر) ، سوال 5، صفحہ # 30

۳۷
صفحہ # 37

السوال الخامس
ماقولكم في حيوة النبي عليه الصلوة والسلام في قبره الشريف هل ذلك امر مخصوص به ام مثل سائر المومنين رحمة الله عليهم حيوته برزخية -

الجواب
عندنا وعند مشائخنا حضرة الرسالة صلى الله عليه وسلم حيٌّ في قبره الشريف وحيوته صلى الله عليه وسلم دنيوية

پانچواں سوال
کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے۔

جواب
ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے

اِن لوگوں نے توحید کی آڑ میں اہلسنت کے علماء پر کفر اور شرک کے **فتوے لگائے ہیں کہ** "جو حضور ﷺ کو قبر میں زندہ مانے تو وہ

مشرک ہے" حالانکہ دراصل یہ خود شرک کی طرف جا چکے ہیں!!

اور ایک حدیث میں ہے کہ **آپ ﷺ نے فرمایا کہ** ایک وقت آئے گا کہ ایک شخص اپنے پڑوسی کو کہے گا اے مُشرک! **تو صحابہ نے پوچھا کہ** مُشرک کون ہو گا؟؟ **آپ ﷺ نے فرمایا** جس کو کہہ رہا ہوگا وہ مشرک نہیں ہو گا لیکن کہنے والا مشرک ہو جائے گا۔

صحیح ابنِ حبان # جلد 1، حدیث 81

جہانگیری صحیح ابو حبان (جلد اول) www.KitaboSunnat.com کتاب العلم

81 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ الْبَجَلِيُّ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ اَنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ مَا اَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ قَرَاَ الْقُرْآنَ حَتّٰى اِذَا رُئِيَتْ بَهْجَتُهُ عَلَيْهِ وَكَانَ رِدْئًا لِلْاِسْلَامِ غَيَّرَهُ اِلٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ فَانْسَلَخَ مِنْهُ وَنَبَذَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ وَسَعٰى عَلٰى جَارِهِ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَيُّهُمَا اَوْلٰى بِالشِّرْكِ الْمَرْمِيُّ اَمِ الرَّامِي قَالَ بَلِ الرَّامِي . (3:22)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"مجھے تم لوگوں کے بارے میں یہ اندیشہ ہے ایک شخص قرآن کا علم حاصل کرے گا۔ یہاں تک کہ جب اس کا قرآن کا عالم ہونا معروف ہو جائے گا اور وہ شخص اسلام (کی تعلیمات) کا محافظ ہوگا' تو وہ جو اللہ کو منظور ہوگا' تو وہ اس میں کوئی تبدیلی کرے گا' وہ اس سے کھسک جائے گا اور اسے اپنی پشت کے پیچھے رکھ دے گا۔ وہ اپنے پڑوسی کے پیچھے تلوار لے کر دوڑے گا اور اس پر شرک کا الزام عائد کرے گا"۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ان میں سے کون مشرک ہونے کے زیادہ قریب ہوگا' جس پر الزام عائد کیا گیا ہے؟ یا وہ شخص جو الزام عائد کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو الزام عائد کر رہا ہے۔

81- أخرجه البزار برقم 175 عن محمد بن مرزوق، والحسن بن أبي كبشة كلاهما عن محمد بن بكر البرساني، بهذا الإسناد، وقال: لا نعلمه يروى إلا عن حذيفة، وإسناده حسن، والصلت مشهور، ومن بعده لا يسأل عن أمثالهم. وقد نسبه الهيثمي في مجمع الزوائد 1/187، 188 إلى البزار، وقال إسناده حسن.

جو لوگ بار بار ایک دوسرے کو مُشرک کہتے رہتے ہیں کہ فلاں فلاں مشرک ہو گیا!! یا فلاں فلاں گستاخِ رسول ہو گیا!! اُن کو بہت زیادہ احتیاط کرنی چاہیے...، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بات کرتے کرتے آپ خود ہی مُشرک یا گستاخِ رسول ہو جائیں!! مَیں سمجھتا ہوں کہ ان کی practical یعنی زندہ مثال **《 دیوبندی مماتی گروپ 》** اور اسی کی شاخ یعنی offshoot **《 ایکس کیپٹن عثمانی برزخی گروپ 》** ہے!!

دیوبند مدرسہ بنانے والے قاسم نانوتوی صاحب نے **《 آبِ حیات 》** کتاب لکھی جو حیات النبی کے عقیدے پر ہے۔
اور اس میں یہاں تک **لکھ دیا کہ** "نبی ﷺ فوت ہی نہیں ہوئے بلکہ

آپ ﷺ کو زندگی کی حالت میں ہی دفنایا گیا ہے" (العیاذباللہ تعالیٰ)

Made By : Fahad Usman Meer

۳۸ آب حیات

ہیں لیکن قطع نظر اس کے ان تینوں باتوں کے اور اسباب مذکورہ یہاں بالقطع موجود نہیں اس موضع خاص میں یعنی سلامت جسد نبوی اور حرمت نکاح ازواج مطہرات اور عدم توریث اموال مقبوضہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اگر غور فرمائیے تو ایک وہی حیات ہے اور کوئی امر مذکورہ میں سے ہو ہی نہیں سکتا۔ نہ یہ کہ ہو تو سکتا ہے پر ہے نہیں۔ شرح اس معا کی یہ ہے کہ ہم مطلقاً سلامت جسد سے بقاء حیات پر استدلال نہیں کرتے جو یہ احتمال ہو کہ شاید اسباب مذکورہ میں سے اور کوئی سبب موجب سلامت جسد ہو حیات نہ ہو یا حیات ہی ہو پر عرصہ قلیل کے لئے منقطع ہو کر پھر عود کیا ہو بلکہ بحکم حدیث زمین پر اجساد انبیاء علیہم السلام

در اثبات حیاتِ بابرکات سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات

آبِ حیات

تالیف

حجۃ الاسلام آیۃ من آیات اللہ حضرۃ مولانا محمد قاسم نانوتوی

نور اللہ مرقدہٗ المتوفی ۱۲۹۷ھ

باہتمام ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان بیرون بوہڑ گیٹ

پھر بریلوی عالم عباس رضوی صاحب نے اس پر گرفت کی اور 《 آپ ﷺ زندہ ہیں واللہ 》 کتاب لکھی۔ جس میں انہوں نے کہا کہ "ظالمو اہلحدیثو! تم لوگ ہم پر تو شرک کے فتوے لگاتے ہو اور دیوبندیوں کے بزرگوں کو رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہو وہ تو حضور ﷺ کی وفات کے بھی قائل نہیں ہیں! ہم تو پھر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ فوت ہوئے ہیں اور فوت ہونے کے بعد آپ ﷺ کو قبر میں زندگی ملی ہے"

دیوبند کے قاسم نانوتوی صاحب کا عقیدہ تھا کہ نبی ﷺ کو زندہ ہی دفن کیا گیا...

نعوذباللہ

rdpress.com صفحہ 89 آپ زندہ ہیں واللہ

اسی افراط وتفریط کے مسائل میں ایک مسئلہ "حیاۃ الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام" بھی ہے۔ کچھ دیوبندی حضرات تو برزخی زندگی کے بھی قائل نہیں ہیں یعنی جسم اقدس کے ساتھ روح کا بالکل تعلق مانتے ہی نہیں اور کچھ قبر میں حقیقی دنیاوی زندگی کے قائل ہیں اور ان دونوں گروہوں کے برعکس بانی دارالعلوم دیوبند جناب مولوی قاسم نانوتوی صاحب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے ہی منکر ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک آن کے لئے بھی "موت" واقع نہیں ہوئی اور آپ کی روح مقدسہ کا آپ کا جسد اقدس سے اخراج ہوا ہی نہیں۔

جناب قاسم نانوتوی نے تحریر کیا:

"ارواح انبیائے کرام علیہم السلام کا اخراج نہیں ہوتا۔ فقط مثل نور اور چراغ اطراف وجوانب سے قبض کر لیتے ہیں اور سوا ان کے اوروں کی ارواح کو خارج کر دیتے ہیں اور اسلئے سماع انبیاء علیہم السلام بعد وفات زیادہ قرین قیاس ہے۔ اور اسی لئے ان کی زیارت بعد وفات بھی ایسی ہی ہے جیسے ایام حیات میں احیاء کی زیارت ہوا کرتی ہے۔ (جمال قاسمی ص ۱۶)

Made By : Fahad Usman Meer

دوسری جگہ لکھا ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات دنیوی علی الاتصال اب تک برابر مستمر ہے۔ اس میں انقطاع یا تبدل وتغیر جیسے حیات دنیوی کا حیات برزخی ہو جانا واقع نہیں ہوا۔"

(آب حیات ص ۳۷)

یہ شخص یعنی بانی دارالعلوم دیوبند صاحب پوری امت محمدیہ کے علمائے حق کے خلاف بلکہ قرآن وحدیث اور اجماع امت کے خلاف ایک ایسا عقیدہ اپنانے کے باوجود آج کل کے نام نہاد توحید پرستوں کے نزدیک نہ تو مشرک ٹھہرا اور نہ ہی بدعتی بلکہ ان کے نزدیک حجۃ اللہ علی العالمین، شیخ الاسلام، حجۃ الاسلام، آیۃ من آیات اللہ اور فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول ہے۔ فیا للعجب!

ابھی بھی اہل سنت کہلانے والے تینوں گروہ بریلوی | دیوبندی | سَلفی یعنی اہلحدیث اور اہل تشیع کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ قبر مبارک میں جسمانی اور روحانی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں لیکن وہ 'برزخی' زندگی ہے، 'دنیاوی' نہیں ہے!!

■ سوال : ان مماتیوں کو غلطی کہاں پر لگی..؟؟؟

بھائیوں ان کی غلطی دراصل یہ ہے کہ انہوں نے قبر اور برزخ کی زندگی کو **'دنیا کی زندگی'** پر قیاس کر لیا ہے اور پھر یہاں تک **کہنا شروع کر دیا کہ** "انبیاءِ کرام علیھم السلام اور شہداء کی جو قبریں

ہمیں نظر آ رہی ہیں وہ دراصل نقلی یعنی dummy قبریں ہیں اور یہ قبروں کے صرف نشان ہیں، حقیقت میں نبی یہاں پر موجود نہیں ہیں۔"

ندائے حق — صفحہ 68 — جلد اول

Made By : Fahad Usman Meer

۵۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ

لاش دفن کی جاتی ہے، حالانکہ اصطلاح شریعت میں قبر گڑھے کو کہتے ہی نہیں بلکہ عالمِ مثال کو کہتے ہیں قبر، اور وہاں پہنچنا کسی حال میں منتفی نہیں خواہ مردہ دفن ہو یا نہ (اشرف الجواب ص ۳۴۶ نیز دیکھیے ص ۱۳۸ حوالہ التکشف ص ۵۵)

مرنے کے بعد مثالی قبر میں اٹھایا جاتا ہے، وہیں سوالات اور عذاب و ثواب ہوتا ہے۔ (اشرف الجواب ص ۳۴۷)

ندائے حق — صفحہ 72 — جلد اول

۱۰۔ مولوی عبدالحق حقانی ؒ

قبر حقیقت میں اسی عالمِ برزخ کا نام ہے اس گڑھے کا نام نہیں جس میں مردے کو دفن کیا جاتا ہے اسی عالمِ برزخ میں مردے سے توحید و رسالت کے متعلق فرشتے اگر سوال کرتے ہیں جن کو منکر نکیر کہتے ہیں۔ پوری پوری جزا قیامت کو حساب و کتاب کے بعد ملیگی مگر جزا و سزا کا سلسلہ کچھ یہیں سے شروع ہو جاتا ہے۔

لہٗ دعوۃ الحق
اَلکتابُ المسطور
فی جواب
"سماع الموتیٰ" و "تسکین الصدور"
المعروف بہ
ندائے حق
مع اضافات جدیدہ
جلد اوّل
تالیف
الشیخ المحقق مولانا السید محمد حسین النیلوی
مکتبہ اشاعت السلام دھلی

ایکس کیپٹن عثمانی صاحب نے اپنی کتاب "اسلام یا مسلک پرستی" میں قبرِ مبارک کے لئے "گڑھے" کا لفظ استعمال کیا۔ (العیاذباللّٰہ تعالی)

اسلام یا مسلک پرستی — 94 — باب: قبر میں نبی ﷺ کی حیات

زیادہ گستاخی کیا ہوگی کہ آپ ﷺ کو جنت الفردوس کے اعلیٰ و ارفع مقام سے اتار کر دنیاوی گڑھے میں "زندہ درگور" متصور کیا جائے؟ نہ صرف یہ بلکہ وہ نبی ﷺ کو اللہ کی دائمی صفت

یہ کیسے مسلمان ہیں!! جو قبر کو گڑھا کہہ رہے ہیں!! ایسی توحید پر لعنت بھیجنی چاہیے کیونکہ جس توحید کی آڑ میں، انبیاء کی **توہین** ہوتی ہے وہ رحمانی توحید ہر گِز نہیں ہے بلکہ شیطانی توحید ہے!!
ہم 'رحمانی توحید' کو مانتے ہیں، 'شیطانی توحید' کو نہیں مانتے!!
توحید بیان کرنی چاہئے لیکن انبیاء کی توہین نہیں کرنی چاہئے!!

کیونکہ اللہ پاک فرماتے ہیں کہ

49 : سورة الحجرات 2

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَكُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِىِّ وَلَا تَجۡهَرُوۡا لَهٗ

بِالۡقَوۡلِ كَجَهۡرِ بَعۡضِكُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲﴾

اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر نہ کرو اور نہ اُن سے اونچی آواز سے بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال اکارت (برباد) ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

بخاری و مسلم اٹھا کر دیکھ لیں! یہ آیت خاص طور پر حضرت ابو بکر اور عمرؓ کے بارے میں تھی۔ انہوں نے حضورﷺ سے بدتمیزی نہیں کی تھی بلکہ صرف آپس میں ایک دوسرے سے لڑ پڑے تھے!! جس پر اللہ نے کہہ دیا کہ "تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں!!"

نبیﷺ کی ناموس اور عزت کا خیال رکھنا اسلام کی بنیاد ہے اور یہ بہت نازک معاملہ ہے...
کیپٹن صاحب کو قبر مبارک کے لئے گڑھے کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیے تھا!!

3 : سورة آل عمران 61
... لَعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ ...
...جھوٹوں پر اللّٰہ کی لعنت...

-

1 بہانہ یہ بھی بناتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حادثاتی موت مرتا ہے یعنی ڈوب کے مرتا ہے یا جہاز سے گر کر مرتا ہے تو اس کی قبر کہاں ہے؟؟

✓ **جواب:** بخاری و مسلم میں ایک بہت مشہور حدیث ہے کہ جُزوی کفر کرنے والے کی بخشش ہو گئی۔

Sahih Bukhari H # -6480-, -6481-
Sahih Muslim H # 6984
Silsila tus Sahiha H # 1063

نبی کریم ﷺ نے فرمایا : "پچھلی اُمّتوں میں ایک شخص تھا، جسے اپنے بُرے اعمال کا ڈر تھا۔ اُس نے اپنے **گھر والوں سے کہا کہ** "جب میں مَر جاؤں تو میری لاش ریزہ ریزہ کر کے دریا میں ڈال دینا (یا) میری لاش کو جلا دینا اور جب میں کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے پِیس دینا اور کسی تیز ہوا کے دن مجھے اُس میں اڑا دینا۔
اُس کے گھر والوں نے اُس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ پھر اللّٰہ تعالیٰ نے اُسے جمع کیا اور **اُس سے پوچھا کہ** یہ جو تم نے کیّا اُس کی وجہ کیا ہے؟
اُس شخص نے کہا کہ "پروردگار!! مجھے اِس پر صرف تیرے خوف نے آمادہ کیا، چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ نے اُس کی مغفرت فرما دی۔" Sahih Hadees

وہ شخص کُفر کر کے مرا لیکن پھر بھی اللّٰہ نے اُسے بخش دیا کیونکہ وہ "کُلّی" کافر نہیں تھا بلکہ اُس کا کفر 'جُزوی' تھا۔ وہ یہ مانتا تھا کہ اللّٰہ اُسے زندہ کر سکتا ہے لیکن اُس نے یہ خیال کیّا کہ اگر اِس طرح مَیں اپنی راکھ بنا لوں یا اپنی لاش بکھیر دوں گا پھر اللّٰہ مجھے زندہ

نہیں کر سکتا

اِس سے یہ بات بھی پتہ چلی کہ اگر کسی کے عقیدے میں جُزوی طور پر شِرک بھی پایا جاتا ہو تو ، اگر اللہ چاہے تو! اگر اللہ چاہے تو!، اُس کی بخشش کی گنجائش بھی موجود ہے۔

کُلّی شرک کی بات نہیں کر رہا۔

اِسی حدیث کی بُنیاد پر مَیں کہتا ہوں کہ کسی بھی اہلِ قِبلہ | اہلِ کلمہ یعنی اہلِسنت کہلانے والے تینوں گروہ بریلوی، دیوبندی یا سَلفی یعنی اہلِحدیث یا اہلِ تشیع کو، کسی کو بھی **"کافر"** نہیں کہنا چاہیے!! کلمہ گو مسلمان جُزوی خرابی کی وجہ سے جُزوی طور پر **"مشرک"** تو ہو سکتا ہے لیکن وہ **"کافر"** نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالی چاہے تو معاف کر سکتا ہے...

لہٰذا آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ جن کی قبر نہیں بنتی اُن کے ساتھ کیا معاملہ پیش آتا ہے!! کیونکہ دوبارہ زندہ کرنے والی ذات کسی بھی حالت میں زندہ کر سکتی ہے
اور عموماً لوگوں کو قبر میں ہی دفن کیا جاتا ہے اور 'قبر' کا لفظ ہی استعمال ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم یہ کہتے ہیں کہ " **قبروں** میں انبیاء زندہ ہیں"۔

اللہ تعالیٰ بھی قرآن پاک میں زندگی کا دَور یعنی life cycle بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

80 : سورة عبس 21
ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقۡبَرَهٗ ۞
پھر اسے موت دی اور پھر قبر میں دفن کیا۔

سب لوگوں کو قبر تو نہیں ملتی لیکن عموماً لوگوں کو قبر ملتی ہے

اور جس کو نہیں ملی اُس کی قبر اللہ تعالیٰ وہِیں بنا دے گا جہاں وہ فوت ہوا ہو گا۔ اللہ تعالی تو ہر چیز پر قادر ہے اِس لئے ہمیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں...

اسی طریقے سے ایک اَور آیت کو غلط بیان کیّا جاتا ہے۔

82 : سورة الإنفطار 4، 5

وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ﴿٤﴾

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ﴿٥﴾

اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں گی۔ (اُس وقت) ہر شخص اپنے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے (یعنی اگلے پچھلے اعمال) کو معلوم کر لے گا ۔

کچھ لوگ اِن آیات کی غلط تاویل کر کے کہتے ہیں کہ "یہ قبریں دنیا کی قبریں نہیں ہیں بلکہ علیّیِن اور سِجّین میں موجود قبریں ہیں" لیکن قرآن اپنی حفاظت خود کرتا ہے اِسی لئے اگلی آنے والی آیت کی کوئی تاویل ہی نہیں بن سکتی۔

9 : سورة التوبة 84

وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمۡ عَلٰی قَبۡرِهٖ ؕ اِنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ مَاتُوۡا وَ هُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿۸۴﴾

ان میں سے کوئی مر جائے تو آپ(ﷺ) اُس کے جنازے کی ہرگِز نِماز نہ پڑھیں اور نہ اُس کی قبر پر کھڑے ہوں...

● سوال : کیا حضورﷺ عِلیّین اور سِجّین میں کھڑے ہوتے تھے؟؟؟

یہ اُن لوگوں کو الزامی جواب ہے جو دنیا کی قبروں کو عِلیّین اور سِجّین میں شمار کرتے ہیں!!!
کیا اِن لوگوں کی عقل کام نہیں کرتی کہ یہ کس قبر کی بات ہو رہی ہے!!

اسی حوالے سے بہت سی احادیث بھی ہیں جس سے یہ مسئلہ بالکل واضح ہو جائے گا۔

●✓حدیث 1]
دنیا کی ہی قبروں میں موجود مُردے، جانے والے لوگوں کی آواز سنتے ہیں--

Sahih Bukhari H # 1338, -**1374**-
Sahih Muslim H # 7217
Sunan e Nasai H # 2053
Musnad Ahmad H # 3279, 3301, 11965

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور جنازہ میں شریک ہونے والے لوگ اس سے رخصت ہوتے ہیں تو ابھی وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہوتا ہے کہ دو فرشتے (منکر نکیر) اُس

کے پاس آتے ہیں ، وہ اُسے بِٹھا کر **پوچھتے ہیں کہ** اِس شخص (یعنی محمدﷺ) کے بارے میں تُو کیا اعتقاد رکھتا تھا؟؟ مومن تو یہ کہے گا کہ

...... أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِّ وَرَسُولُهُ ......

مَیں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللّٰہ کے بندے اور اُس کے رسولﷺ ہیں۔
اِس جواب پر اُس سے کہا جائے گا کہ تو اپنا یہ جہنّم کا ٹھکانہ دیکھ لیکن اللّٰہ تعالیٰ نے اِس کے بدلہ میں تمہارے لیے جنت میں ٹھکانہ دے دیّا۔ اُس وقت اُسے جہنّم اور جنّت کے دونوں ٹھِکانے دِکھائے جائیں گے۔ اُس کی قبر خوب کشادہ کر دی جائے گی۔ (جس سے آرام و راحت ملے گا)
اور مُنافق و کافر سے جب **کہا جائے گا کہ** اِس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟؟ تو وہ جواب دے گا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں، مَیں بھی وہی کہتا تھا جو دوسرے لوگ کہتے تھے۔ پھر **اُس سے کہا جائے گا** نہ تو نے جاننے کی کوشش کی اور نہ سمجھنے والوں کی رائے پر چلا۔ پھر اُسے لوہے کے ہتھوڑوں سے بڑی زور سے مارا جائے گا کہ وہ چِیخ پڑے گا اور اُس کی چیخ کو انسانوں اور جنوں کے سِوا اُس کے آس پاس کی تمام مخلوق سنے گی۔ Sahih Hadees

کیونکہ جنّ اور انسان مکلّف ہیں اور اِن پر بَرزخ کا پردہ ہے اگر یہ برزخ کا منظر دیکھ یا سُن لیں تو دنیا کے امتحان کا مقصد ختم ہو جائے گا۔ پھر اذان ہونے پر سب کے سب لوگ اپنے کام کاج چھوڑ کر فوراً نماز کے لئے مسجد کی طرف چلے جائیں گے۔ لیکن انعام اُن لوگوں کے لئے ہے کہ

67 : سورة المُلك 12

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ

بیشک جو لوگ اپنے پروردگار سے غائبانہ طور پر ڈرتے رہتے ہیں اُن کے لئے بخشِش ہے اور بڑا ثواب ہے۔

عام مُردہ بھی جانے والے لوگوں کی قدموں کی آواز سنتا ہے لہٰذا ہم **"سماع موتیٰ"** کے صرف اتنے ہی عقیدے کے قائل ہیں جو قرآن اور صحیح حدیث میں آئے ہیں اور اِس پر اجماع بھی ہے۔

لہٰذا سورۃ فاطر کی آیت کو بھی غور سے پڑھیں

35 : سورۃ الفاطر 22

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ

بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝٢٢

اور زندے اور مردے برابر نہیں ہو سکتے، اللّٰہ تعالٰی جس کو چاہتا ہے سُنا دیتا ہے اور آپ(ﷺ) اُن لوگوں کو نہیں سُنا سکتے جو قبروں میں ہیں۔

یعنی آپ ﷺ نہیں سُنا سکتے بلکہ اللّٰہ تو سُنا سکتا ہے **!!** اِس لئے اللّٰہ پر پابندی نہ لگائیں **--**
اللّٰہ تعالیٰ مُردوں کو سناتا ہے تاکہ اگر کوئی نیک مُردہ ہو تو وہ خوش

ہوتا ہے کہ اَس نے پہلے بھی اپنے رشتے داروں پر کوئی امید نہیں لگائی تھی بلکہ اُسے اِس بات پر یقین ہوتا ہے کہ وہ اپنے اعمال ساتھ لے کر آیا ہے کیونکہ

Sahih Bukhari H # 6514
Sahih Muslim H #7424
Jam e Tirmazi H # 2379
Sunan e Nasai H # 1939
Musnad Ahmad H # 9590
Mishkat H # -**5167-**

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : "میّت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، جن میں سے دو واپس آ جاتی ہیں۔ اُس کے گھر والے اور اُس کا مال واپس آ جاتے ہیں ، اور اُس کے **اعمال** (اُس کے ساتھ) باقی رہ جاتے ہیں۔ "
Sahih Hadees

اسی وجہ سے نیک آدمی خوش ہوتا ہے اور بد آدمی پریشان ہو جاتا ہے کہ میرے رشتہ دار بھی مجھے دفنا کر چلے گئے ہیں، اُس کی حسرت میں اضافے کے لیے اُسے قدموں کی آواز سنائی جاتی ہے۔

بلکہ صحیح بخاری میں یہاں تک موجود ہے کہ نیک میّت کہتی ہے مجھے جلدی جلدی میری قبر پر لے جاؤ یعنی علیین سجین میں نہیں بلکہ دنیا کی قبر میں اور بد میّت کہتی ہے کہ مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو

Sahih Bukhari Hadees # -**1314-**, 1316
Sunan e Nasai Hadees # 1909
Musnad Ahmad Hadees # 3193, 3196

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب میّت چارپائی پر رکھی جاتی ہے اور مَرد اُسے کاندھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک ہو تو کہتا ہے کہ "مجھے آگے لے چلو۔" لیکن اگر نیک نہ ہو تو کہتا ہے "ہائے بربادی!

مجھے کہاں لیے جا رہے ہو۔" اِس آواز کو انسان کے سِوا تمام اللہ کی مخلوق سنتی ہے۔ اگر انسان اسے سن لیں تو بیہوش ہو جائے۔ Sahih Hadees

لیکن جیسا کہ پہلے بتایا جا چُکا ہے کہ یہ تمام کی تمام چیزیں ہمارے ریفرنس سے برزخ ہی ہیں یعنی unseen barrier ہے، جسے دیکھا نہیں جا سکتا۔

●✓ حدیث 2]
اسی طرح ایک بڑی مشہور حدیث ہے کہ

Sahih Bukhari H # 216, 218, 1361, 6052, 6055
Sahih Muslim H # 677
Jam e Tirmazi H # 70
Abu Dawood H # 20
Sunan e Nasai H # 31, 2070, 2071
Musnad Ahmad H # 3320
Mishkaat H # -338-
نبی ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا : "اِن دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے ، اور اِنہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ اِن میں سے ایک پیشاب کرتے وقت پردہ نہیں کیا کرتا تھا (پیشاب کرتے وقت احتیاط نہیں کیا کرتا تھا)، جبکہ دوسرا شخص چُغل خور تھا۔" پھر آپ ﷺ نے ایک تازہ شاخ لے کر اُس کے دو ٹکڑے کر دیے ، پھر ہر قبر پر ایک ٹکڑا لگا دیا۔
صحابہ اکرام ؓ نے عرض کیا : اللہ کے رسول ! آپ نے یہ کیوں کیا؟؟
آپ ﷺ نے فرمایا : " مُمکن ہے اِن کے خُشک ہونے تک اِن کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے۔" Sahih Hadees

● سوال : کیا آپ ﷺ نے یہ ٹہنی علیّین سِجّین میں لگائی تھی؟؟؟
نہیں بلکہ یہاں موجود دُنیا کی قبر میں لگائی تھی۔

● ✓ حدیث 3]

Sahih Muslim	H # -**7213-**, 7214
Silsila tus Sahiha	H # 3235, 3263, 3297
Musnad Ahmad	H # 3316 to 3319
Mishkaat	H # 129

ایک دفعہ نبیﷺ بنو نجار کے ایک باغ میں اپنے خَچّر پر سوار تھے کہ اچانک وہ خَچّر بِدک کر آپﷺ کو گِرانے لگا تھا۔ (دیکھا تو) وہاں چار یا پانچ قبریں تھیں۔ آپﷺ نے فرمایا : اِن قبروں والوں کو کون جانتا ہے؟ ایک آدمی نے کہا : مَیں۔
آپﷺ نے فرمایا : یہ لوگ کس حال میں مرے تھے؟ اُس نے کہا : شِرک (کے عالم) میں مرے تھے۔
آپﷺ نے فرمایا : "یہ لوگ اپنی قبروں میں عذاب میں مبتلا ہیں۔ اگر یہ خَدشہ نہ ہوتا کہ تُم (اپنے مُردوں کو) دفن نہ کرو گے تو مَیں اللّٰہ سے دعا کرتا کہ قبر کے جس عذاب (کی آوازوں) کو مَیں سُن رہا ہوں وہ تمہیں بھی سنا دے۔"
پھر آپﷺ نے ہماری طرف اپنا چہرہ مبارک پھیرا اور فرمایا : " آگ کے عذاب سے اللّٰہ کی پناہ مانگو ، قبر کے عذاب سے اللّٰہ کی پناہ مانگو ، (تمام) ظاہر اور پوشیدہ فِتنوں سے اللّٰہ کی پناہ مانگو ، دجّال کے فِتنے سے اللّٰہ کی پناہ مانگو"
پھر سب لوگوں نے اللّٰہ کی پناہ مانگی--- Sahih Hadees

نبیﷺ یہ دُعا ہر نماز کے تشہد میں بھی پڑھتے تھے۔ اور اِس حدیث سے یہ بات بھی پتہ چلی کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے بُزرگوں کو کَشفُ القُبور یا اِلہام ہو جاتا ہے تو وہ بالکل جھُوٹ بولتے ہیں کیونکہ صحابہ کرام رضی اللّٰہ عنھم کو بھی ایسا کوئی کَشف نہیں ہوتا تھا۔۔۔!! صرف حضورﷺ کو نظر آیا یا حضورﷺ کے بیٹھنے کی برکت سے اُس خَچّر کو عذابِ قبر نظر آ گیا تھا جبکہ باقی صحابہ اکرامؓ کے خَچّر تو نہیں بِدکے تھے!!

اور اگر اَن بزرگوں کو کَشفُ القُبور ہو جاتا ہے تو کیا اَن بُزرگوں کا رُتبہ اُن صحابہ اکرامؓ سے زیادہ ہے؟؟ (العیاذباللہ تعالیٰ)

Sahih Muslim H # -**1324-**, 1326
Abu Dawood H # 983
Ibn e Maja H # 909
Sunnan e Nisai H # 1311
Musnad Ahmad H # 1812, 1813
Mishkaat H # 940

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تُم میں سے کوئی تشھد پڑھ لے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔ اے اللہ ! میں جہنّم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت میں آزمائش سے اور مسیح دجّال کے فِتنے کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ Sahih Hadees

●✓ حدیث 4]

Sahih Bukhari H # 1337
Sahih Muslim H # 2215
Musnad Ahmed H # 3168, 3169
Mishkaat H # -**1659-**

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام (حَبشی) خاتون ، جو کہ مسجد کی صفائی کیّا کرتی تھی ، رسول اللہ ﷺ نے اُسے (کئی دن نہ دیکھا تو آپ ﷺ نے اُس کے بارے میں سوال کیّا ، تو صحابہؓ نے عرض کیا ، وہ (عورت) تو وفات پا چکی ہے ۔ **آپ ﷺ نے فرمایا** : "تم نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی؟" راوی بیان کرتے ہیں ، گویا اُنھوں نے اُس (عورت) کے معاملے کو کم تر سمجھا۔ **آپ ﷺ نے فرمایا** : "مجھے اُس کی قبر بتاؤ ۔" اُنھوں نے بتا دیا تو آپ ﷺ نے وہاں نمازِ جنازہ پڑھی ، پھر **آپ ﷺ نے فرمایا** : "یہ قبریں اپنے اصحاب پر اندھیروں سے بھری پڑی تھیں، اور بے شک اللہ نے میرے نمازِ جنازہ پڑھنے کے

ذریعے اِنہیں نُور سے بھر دیا ہے -" Sahih Hadees

اور آپ ﷺ کی لوگوں سے مَحبت کی صفت قُرآن پاک میں کُچھ اِس طرح ہے-

9 : سورة التوبة 128

لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُولٌ مِّنۡ أَنفُسِكُمۡ عَزِيزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيصٌ عَلَيۡكُم بِٱلۡمُؤۡمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝١٢٨

(لوگو) تمہارے پاس ایک ایسا رسول آیا ہے جو تم ہی میں سے ہے ، **جس کو تمہاری ہر تکلیف بہت گراں معلوم ہوتی ہے** ، جسے تمہاری بھلائی کی دھُن لگی ہوئی ہے ، جو مومنوں کے لیے انتہائی شفیق ، نہایت مہربان ہے-

● **سوال:** نبی ﷺ کے جنازہ پڑھنے سے جو قبریں نُور سے بھر گئیں ، وہ کون سی قبریں تھیں ؟؟؟ کیا وہ علیّیِن اور سِجّین کی قبریں تھیں؟؟ یا دُنیا میں موجود قبریں تھیں؟؟

ظاہر ہے کہ دُنیا میں موجود قبروں کی ہی بات ہو رہی ہے-

●√ حدیث 5]

روحوں کا تعلق قبروں میں جسموں کے ساتھ ہوتا ہے، اِس حوالے سے سیدنا عَمر بن عاص ؓ (جنہیں لکھتے ہوئے "عمرو" لکھا جاتا ہے لیکن پڑھتے ہوئے "عَمر" پڑھا جاتا ہے) کی بہت طویل حدیث ہے کہ

Sahih Muslim H # -321-
Musnad Ahmad H # 11869
Mishkaat H # 1716

ابنِ شِماسہ مَہری ؒ سے روایت ہے ، اُنہوں نے کہا : ہم عَمرو بن عاص ؓ کے پاس حاضر ہوئے ، وہ موت کے سفر پر روانہ تھے (یعنی موت کے وقت کے قریب تھے اور) ، روتے جاتے تھے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف کر لیا تھا۔ اُن کا بیٹا کہنے لگا : ابا جان ! کیا رسول اللّٰہ ﷺ نے آپ کو فُلاں چیز کی بشارت نہ دی تھی؟ کیا فُلاں بات کی بشارت نہ دی تھی؟ اُنہوں نے ہماری طرف رُخ کیا اور کہا : جو کچھ ہم (آیندہ کے لیے) تیار کرتے ہیں ، یقیناً اُس میں سے بہترین گواہی یہ ہے کہ اللّٰہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللّٰہ کے رسول ہیں۔ مَیں تین درجوں (مرحلوں) میں رہا،

(پہلا یہ کہ) مَیں نے اپنے آپ کو اِس حالت میں پایا کہ رسول اللّٰہ ﷺ کے ساتھ مجھ سے زیادہ بُغض کسی کو نہ تھا اور نہ اِس کی نسبت کوئی اَور بات زیادہ پسند تھی کہ مَیں آپ ﷺ پر قابو پا کر آپ ﷺ کو قتل کر دوں۔ اگر میں اُس حالت میں مر جاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا۔

(دوسرے مرحلے میں) جب اللّٰہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا کر دی تو مَیں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی : (یا رسول اللّٰہ ﷺ) اپنا دایاں ہاتھ بڑھایئے تاکہ مَیں آپ ﷺ کی بَیعت کروں ، آپ ﷺ نے دایاں ہاتھ بڑھایا، تو مَیں نے اپنا ہاتھ (پیچھے) کھینچ لیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا : "عَمرو! تمہیں کیا ہوا ہے؟" مَیں نے عرض کی : مَیں ایک شرط رکھنا چاہتا ہوں ۔ آپ ﷺ نے فرمایا : "کیا شرط رکھنا چاہتے ہو ؟" مَیں نے عرض کی : یہ (شرط) کہ مجھے معافی مل جائے ۔ آپ ﷺ نے فرمایا : ” عَمرو! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسلام اُن تمام گناہوں کو ساقط (ختم) کر دیتا ہے جو اِس سے پہلے کے تھے۔ اور ہجرت اُن تمام گناہوں کو ساقط کر دیتی ہے جو اِس (ہجرت) سے پہلے کیے گئے تھے اور حج اُن سب گناہوں کو ساقط کر دیتا ہے جو اِس سے پہلے کے تھے۔"

اُس وقت مجھے رسول اللّٰہ ﷺ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں تھا اور

نہ آپ ﷺ سے بڑھ کر میری نظر میں کسی کی عظمت تھی ، مَیں آپ ﷺ کی عظمت کی بِنا پر آپ ﷺ کو آنکھ بھر کر بھی نہیں دیکھ سکتا تھا اور اگر مجھ سے آپ ﷺ کا حُلیہ پوچھا جائے تو مَیں بتا نہ سکوں گا کیونکہ مَیں آپ ﷺ کو آنکھ بھر کر دیکھتا ہی نہ تھا اور اگر میں اُس حالت میں مر جاتا تو مجھے امید ہے کہ مَیں جنّتی ہوتا، پھر (تیسرا مرحلہ یہ آیا کہ) ہم نے کچھ چیزوں کی ذمہ داری لے لی (حُکمرانی کے فِتنے سے آزمایا گیا یعنی وہی فِتنہ جو اُنھوں نے امیرِ مُعاویہ ؓ کے ساتھ مل کر سیدنا علیؓ کے خِلاف خُروج کیا۔ ظاہر ہے آخری وقت میں انسان کو اپنی غلط یاد آتی ہے) ، مَیں نہیں جانتا اُن میں میرا حال کیسا رہا ؟ جب میں مر جاؤں تو کوئی نوحہ کرنے والی میرے ساتھ نہ جائے ، نہ ہی آگ ساتھ ہو اور جب تم مجھے دفن کر چُکو تو مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا ، پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر (دعا کرتے ہوئے) ٹھہرنا ، جتنی دیر ایک اونٹ ذبح کر کے اُس کا گوشت تقسیم کیا جا سکتا ہے تاکہ مَیں تمہاری وجہ سے (اپنی نئی منزل کے ساتھ) مانوس ہو جاؤں اور دیکھ لوں کہ مَیں اپنے رب کے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔ (اگر اونٹ کو ذبح کر کے گوشت تقسیم کیا جائے تو تقریباً دو یا اڑھائی گھنٹے بنتے ہیں۔) Sahih Hadees

● **سوال:** حضرت عَمرو بن عاص ؓ کس قبر کے پاس بیٹھنے کا کہہ رہے تھے؟؟ علیّیِن سجّیِن میں یا دُنیا کی قبر میں...؟؟؟

تو حضرت عَمر بن عاص ؓ نے اُمّت کو یہ عقیدہ دے دیا کہ اِسی دُنیا کی قبر میں سوال و جواب ہوتے ہیں---

اور مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ اُن کا یہ عقیدہ، بالکل اُس حدیث کے مطابق ہے جو ابو داؤد میں ہے

Abu Dawood H # -3221-
Mishkaat H # 133

نبی اکرم ﷺ جب میّت کے دفن سے فارغ ہوتے تو وہاں کچھ دیر رُکتے اور فرماتے: اپنے بھائی کی مغفرت کی دعا مانگو، اور اِس کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو، کیونکہ ابھی اِس سے سوال کیا جائے گا۔
Sahih Hadees

لہٰذا روحوں کا تعلق علیّیِن اور سجّیِن کے ساتھ بھی ہوتا ہے اور قبر میں موجود جِسموں کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔ اور یہی اہلسنت اور اہل تشیع کا اجماعی عقیدہ ہے کہ عذابِ قبر ہو ، یا جَزا ہو ، یہ عام مردے کے case میں بھی روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے۔

■ **اعتراض : لوگ کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں آیا ہے کہ انسان کی دو زندگیاں اور دو مَوتیں ہیں! اگر قبر میں مُردہ زندہ ہو جاتا ہے تو یہ تیسری زندگی ہو جائے گی اور یہ بات قرآن مجید کے خِلاف ہو جائے گی---**

●✓جواب]
اِن آیات کے حوالہ جات یہ ہیں

2 : سورۃ البقرۃ 28

> كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٨﴾

تم اللہ کے ساتھ کیسے کُفر کرتے ہو؟ حالانکہ تم مُردہ تھے اُس نے تمہیں زندہ کیا ۔ پھر تمہیں مار ڈالے گا پھر زندہ کرے گا پھر اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

40 : سورۃ مومن 11

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۱۱﴾

وہ کہیں گے اے ہمارے رب ، تُو نے واقعی ہمیں دو دفعہ موت اور دو دفعہ زندگی دے دی، اب ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں ، کیا اب یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟

لوگ اِن آیات کا حوالہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر آپ کہیں گے کہ قبر میں مُردہ زندہ ہو جاتا ہے تو یہ تیسری زندگی ہو جائے گی اور یہ بات قرآن مجید کے خِلاف ہو جائے گی---

● ✓ الزامی جواب :

او میرے بھائی !! جو دو زندگیاں اور دو موتیں بیان کی گئی ہیں یہ زندگی وہ والی زندگی ہے ہی نہیں !! ورنہ ہم آپ کو قرآن پاک سے الزامی جواب دیتے ہیں کہ

39 : سورۃ الزمر 42

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾

اللہ ہی روحوں کو اُن کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آئی اُنہیں اُن کی نیند کے وقت قبض کر لیتا ہے ، پھر جن پر موت کا حُکم لگ چکا ہے اُنہیں تو روک لیتا ہے اور دوسری (رُوحوں) کو ایک مقرر وقت تک کے لئیے چھوڑ دیتا ہے۔ غور کرنے والوں کے لئے اِس میں یقیناً

بہت سی نشانیاں ہیں۔

● سوال: اب آپ مجھے بتائیں کہ جب نیند کی حالت میں روح قبض ہوتی ہے تو کیا بندہ مرا ہوا ہوتا ہے؟؟؟

اُس کو چٹکی کاٹیں یا سُوئی چُبھائیں تو وہ اُٹھ جاتا ہے، سانس بھی اُس کی جاری ہوتی ہے اگرچہ روح اللہ کے پاس ہوتی ہے لیکن اُس روح کا تعلق جِسم کے ساتھ رہتا ہے تو اِس طرح تو ہم ہزاروں زندگیاں اور ہزاروں موتیں روزانہ کرتے ہیں !!!

اور حدیث میں بھی ہے کہ ہم روزانہ مرتے اور زندہ ہوتے ہیں۔

Sahih Bukhari H # -7394-, 7395
Ibn e Maja H # 3880
Musnad Ahmad H # 5553 to 5555
Mishkaat H # 2382

... نبی کریم ﷺ جب صبح ہوتی تو یہ دعا کرتے

«اَلْحَمْدُ للّٰہِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ»

” تمام تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور ہمیں اُسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔“

اِس طرح تو ہم روزانہ جیتے اور روزانہ مرتے ہیں، تو دو موتوں والا کونسا حساب ہوا ؟؟؟

لہٰذا قبر کی برزخی زندگی کا اِن دو زندگیوں سے تعلق نہیں ہے---

[CONTINUE on PART-3]

[اگلا حصہ نمبر 3 دیکھیں---]

.

. ¶ جَزاکُم اللّٰہ خیراً ¶

.